

معلومات و کتابیات

قطعا

ہو اسٹاٹہ سے جو عنایت نگر
راخی امید پورہ



COLLECTED 1995

سلامت ابن شاہ اور شاہزادے
تجی علی و تجی پیر

۴
راہی

اصف سے عنایت ہووا اہم لئے شکر
اب تجھ کو خدا دیکھا نہ میں اولاد

فہم ہی انہیں ہے یہ کہت بھی ہے
صدقہ تم دار ہوا خفی مراد



شمشیر

۲۱۔ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ روز شنبہ کو ایک

قبضہ شمشیر پیشگاہ حضرت خداوند نعمت پیر و مرشد جهان

طل سبجانی خلیفہ الرحمانی اعلیٰ حضرت قدر قدرت فلک شکست

حضور پر تو بندگان عالی مقام ظلم العاصی سے عطا ہوئی سبکی

سپاس گزاری مین چادر با عیان اور ایک قطعہ

پیشکش کیا گیا

رباعی

کیا شاہ کے لطاف کا ہو شکر ادا
 کی بیخ فوس آج بس فدائی کو عطا

مگر کہے بدخواہ تو بیخ رہین
 دل سے ہی شاد درخت گلہنی اور ما

۶
ولما

وہ شاہ دکن جو صاحب پورہ ہے
شوکت بن جم اقبال بن اسکندر ہے

کی شہادہ کشمیر عطا از رہ لطف
واقف کشمیر ظفر پورہ ہے

ولم

قضية بين ابن شاه كوريلين وبنهار
چلپا سے حکم پوپ چرخ ووار

اندر نے ذوالفقار حبیب کرودی
خردی کوئی نسل خاں سے ملوار

ولما

شہنے ہو فلائی گوید اعجازِ اروپا
خوش ہو کے غلام نے تم کو چھو گیا

ہن کو کون نے آگ لگا رکھی تھی
اس بیخ کے پانی نے انھیں سر کیا

قطعی

پوینچ عدو کش از شاہم برید
از ان شد هر تمیت بود من نصیب

مرا کے بین شاہد ہفت براد
کہ نظر من التورق ہو کر



جگنوہ بیمار - جمعرات ۱۱

Checked
1987

انہ

۲۳۔ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ بروز دوشنبہ کو پیشکاد حضرت
خداوند نعمت پیر و مرشد جہان پناہ ظل سبحانی خلیقہ الرحماء
اعلیٰ حضرت قدر قدرت فلک شوکت حضور پر نور بندگان
عالی متعالی نذولہم العالی سے آم عنایت ہوئے اسکی
شکر گزاری میں سات ربا عیان عرض کی گئیں۔

رباعی

آسون سے سہراؤں ہو امانہ زاد
 چلو چلو چلو اسے شاہ راہو تم آراہد

سہرا ہے یہ باغِ آصف جاہی
 اور شاہ کو بلتی اسے ننگی مزاد

وکی

کہیں جو ہم آج آصف سے ملے
سنبھنے مرادون کو مر سے تھکا کھلے

خدا نے فایہ شک کھائی کیا کیا
بہ سے اطاعت کے ملے بجا وصلے

ولہ

آمن سے سرفراز ہوا اور محبت از
سے مایہ صد ناز مجھے یہ اعزاز

ایسی ہی نظر بندہ نوازی کی ہے
یہ شاد کی عرض ہے مری بندہ نواز

ولہ
جو ام عطا ہوئے فدائی کو آج
ہر ایک شہزادہ کا ہے میری علاج

کچھ اور نہیں عرض مری صفت ہے
اس باطن گچ کی ہے سہارا کو لاج

ولما
 منسوب بین دل پسندین کیا ہم
 صورت میں ہر ایک ہم در مشن جام

میں ہم فرشتے اسکا تیرا خوشتر
 کہا جب شکلا نے ہوا تیرا کام

وہ

آزمائے بین فتنہ القہر ونازہ و تر
 ان آسوں کی تعریف ہو جسے کہیں

انگشت بین بد بین تور کے عاصی ہوا
 فتنہ بین بد بین فتن سے بیکر

ولیا

کوزہ ہے نبات کا ہر اک قطعی مرم
جب شادانے کھایا تو ہوا شیریں کام

بین شاہ پسند خاص کچھ علم نہیں
اکتیں جو ایم ملے ہیں انعام

گھڑیان

۴۔ جب المرجب ۱۳۲۶ھ روزِ پنجشنبہ کو پیشگاہِ حضرت

خداوندِ نعمت پیر و مرشدِ جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ

الرحمانی اعلم حضرت قدرِ قدرت فلک شوکت حضورِ پو

بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی سے دو گھڑیانِ حمت

ہوئیں جسکے شکر یہ مین چار باعیان گزرا فی کسین۔

رباعی

سز کار کا یہ لطف نہیں کچھ توڑا
فردی کو عطا کیا گھڑی کا جوڑا

گئے وہ گھڑی جس کی ہو دل کو توڑا
گئے وہ گھڑی جس کا گرجا جان توڑا

ولہ

گھڑیاں ہیں وہ ہیں نپون چانچ ہیں نثار
 ہے عمر کی گھڑیوں کا انہیں برونودار

ہرئی ہے گھڑی گھڑی زبان پر وہا
 ہیں نپون پکین قوتی کی گھڑیاں سکار

ولما

گھڑیاں جو عین عیش کی ساعت آتی
دولت مرے گھر شکر کی بدولت آتی

کیا وقت پر نشاد کا نصیب آجا
کیا اچھی گھڑی اون پر قسمت آتی

ولی

فردی کو یوہین شاہ بڑھائے تے جاپین
 دشمن یوہین رز و داغ کھائے تے جاپین

گھڑیوں کی اور قتاریہ گویا لے شاد
 دن دن تے مقصود بڑھائے تے جاپین

تصویریں

۹۔ رجب المرجب ۳۲۶ھ بروز سہ شنبہ کو پیشگاہ حضرت
 خداوند نعمت پرورشید جهان پناہ ظل سبحانی خلیفہ الرحمان
 علیہ حضرت قدر قدرت فلک شوکت حضور نورندگان علیہ
 متعام ظاہم العاکسے تصاویر شاہزادگان بلند اقبال
 نونہال دام اقبالہم عطا ہو اسکی سپاس گزاری میں شہزاد
 رباعیان ملاحظہ اقدس واسے میں گزرائی گئیں۔

رباعی

تصویرین ہوئیں چار عنایت مجکو
اسے شاہ ملی چار ہیں عزت مجکو

سے چار طرف شور و سرافرازی کا
پچھ کر نہیں دانستہ دولت مجکو

وگرا

آنکھوں میں سہاگین ہے وہ تصویریں ہیں
دل میں اتر آئیں یہ وہ تصویریں ہیں

جو انکا نظارہ کرے اُسکو اسے قلما
تصویر بنائیں یہ وہ تصویریں ہیں

و کہ

تصویرین عطا ہوئیں جو شہزادوں کی
عزت بڑی عظمت بڑی توقیر بڑی

کیا وصف اور ننگہ سکر کر اک تک تصویر
سے دیدہ اقبال کی گویا پیشی

ریاضی

اے بچے کو بھی میری طرح سکھائے
 حیران ہے تصویروں کا ٹھنڈکنا ہے

جوشانِ جو جوان ہے تو ہے انداز
 اسے شکارِ بیان کس کا ہو سکنا ہے

و کہ

بہنچی سے طوطا رہے اس کا ایک تصویر
 بود پیکھ کے کہ ہو وہ ہوان کا خیر

بہنچی نہیں کہ پیکھ پر کے کہ ان پر اٹھنا
 پڑ جاتی ہے کیا پیکھ میں زخم

ولما

گر شهادت کاروشن ہو تصویرن کو
منا ہے کہ ان شرف پیدایون کو

دیکھین جو بعد چارون شہیدین کا
پورا گمان سب شک کی شمشیر

و کله

بنگلی بین یہ تصویب دہ آباد رہین
گلزار جهان بین سر و آزاد رہین

نوشیاں انہیں اشد و کھاؤن و
مک شہر محبوب بین و شاد رہین

ولہ

شہزادوں کے فوٹو جو عطا چاہو ہے
 مدد شکر کہ طالع مرے بیدار ہے

خدا کو اسے شکر ہے اور کیا بیشک
 مصطفیٰ ہوئے ہیں مجھے ناچار ہے

و کیا

تصویریں عنایت ہوئیں کل مجھ کو چار
 کس درجہ خوشی ہوئی کہ رون کیا اظہار

دینا ہوں یہ آصفت کو دعائیں اور جنت کا
 اللہ سلاست دین میں میرے سہکار

وگرا

سرت ہو جسے پکیر تو پیاری صورت
چھٹی اور چھپانے سے جھلاکب جوڑت

شہزاد کے ہو بینِ ظلمِ خدا کی تصویر
تصویر سے اسے شکار اور سید اعطت

ولیا

پہنچی ہے بدن چربی کی دردی
شہزادے کے کسے کو عیان بلوچی

وہاں ہے اس ابنِ مین بھی اللہ اللہ
پہنچا جاتی ہے دشمنوں کو تہہ پزیری

و کلمه

تصویرت بین چارچوبین چارچوب
 دو به دو مستطی بین چارچوب

سایه چارچوب کادو لئون پر
 اصف کریمین نخست گل بو ز نظر

ولہذا

تصویرون سے ہو کیوں نہ نہ کرے گا کیوں
 کہ نیچے پیا تھا اتنی ہے دولت و کجاہ

شہزادوں کو اللہ سلا مست کے
 حاصل ہوئی یہ چارین عورت کیوں

وہ

اسے شکار کیا گیا اور با تصویب
 بین نام خداداد حق فرما تصویب

ہر ایک سے ان میں شکر مابہ و خوشید
 واقعہ کہ بین ہر ملک تصویب

ولہذا

تصویریں بلین شاہ کو شہزادوں کی
نور نظر شاہ سے ہر اکیشی

اس حرم شاہ کے نشاۃ فدا
نشاہنگی مراد پائی تو یہ بھی

و کما

تصویریں بیادہ بین کہ جو کرتی ہیں بات
 بین ان کی بدولت مرگھنیں ہر شے

ہر ایک سے ایک لکھا فوٹو لیا کہ
 تصویریں یہ بھی ہیں ہر شے کی ہر شے

ولس

عزت ملی شہزادوں کی تصویروں سے
 قیمت میں زیادہ بین ایجاگیروں سے

کشمیر میں اس کی افضل خداداد اور شکار
 بن آتا ہے کہ جب مہم پیدپیروں سے

سالگرہ مبارک

۱۰۔ جبیلہ حبیب شاہ ۳۲۶ء بروز چہار شنبہ کو بہ تقریب جشن

سالگرہ مبارک شہزادہ بلند اقبال نونہال حضرت پیر و مرشد

جہان پناہ ظل سبحانی خلیفۃ الرحمٰن علی حضرت قدرت

فلک شوکت حضور پرنور بندگان عالی امتعاہ ظہم العالی

نور باعیان عرض کی گئیں

عربی

کیا وقت نوشتی ہے کیا سبک ہو پوروز
 ہے ساگرہ کا جشن عالم افزوز

شہزادون کے حق میں یہ تھا کالی ہو
 ہر اے شب قدر جو ہر دن نوروز

وکی

شہزادہ ذیشان کی سہ پیساگرہ
 اصف کے دل و جان کی پیساگرہ

اس دن کے لیے گنتے پتھر لکھنؤ
 والٹر ٹیپے ارمان کی سہ پیساگرہ

وگیا

کیون شہزاد نہ ہوں آج زمانے نولے
 جو جسے کہیں پہا کر دل پہا نلے ولے

اللہ مبارک کرے یہ پیشین گوئیاں
 اسے شہزادوں کی پیشین مناسی نولے

ولمّا

آئی رہے یہ ساگرہ صد ہا سال
خوشحال ہوں دوست اور دشمن پامال

جب تک چین عالمِ جمہاد رہے
مگر سبز بینِ اصفِ چچاہ کے لال

وگھا

اسے شاہ مبارک ہون میں ہمیں نظر
اسے شاہ مبارک ہون میں ہمیں نظر

دن رات منور ہے قطر شاہی
دن رات چلتے رہیں ہمیں

و کما

چو کین چلین شتر آده والایار
 دکھلا بهمین ان مبارد نکا سهر ایار

سمر کا کا سا پیر ہے ان چور دام
 سمر کا پیر اچھے سا پیر ایار

ولما

عزت ملی شہزادوں کی تصویروں سے
قیمت میں زیادہ ہیں یہ جاگیروں سے

کہتے ہیں اس کو فضل خدا داد اور شاکہ
بن آنا ہے کہ جب تم پیدہ پیروں سے

سالگرہ مبارک

۱۰۔ جب الم حبیبؑ ۳۳۶ھ بروز چہار شنبہ کو بہ تقریب چہن
 سالگرہ مبارک شہزادہ بلند اقبال نونہال حضرت پیر و مرشد
 جہان پناہ ظل سبحانی خلیفۃ الرحمٰن علی حضرت قدرت
 فلک شوکت حضور پر نور بندگان عالی متعادل ظہم العالی
 نور باعیان عرض کی گئیں

عربی

کیا وقتِ غوثی ہے کیا سبکِ روزِ بروز
 ہے ساگرِ کاجشنِ عالمِ افروز

شہزادوں کے حق میں یہاں لکھی ہو
 ہر اہلِ شیبِ قدر و ہر دکنِ نور روز

وہی

شہزادہ ذیشان کی ہے پیساگرہ
 آفتاب کے دل و جان کی ہے پیساگرہ

اس دن کے لیے گنتے گھڑیاں اور شاگرد
 والتربے ارمان کی ہے پیساگرہ

وگہا

کیون شاد نہوں آج زانے والے
 جو تکتے ہیں ہوا کر دل ٹہانے والے

اند مبارک کر کے یہ پیشین گوئیں
 اسے شاد اور کن متین منانے والے

ولہ

آئی رہے یہ ساگر صد سال
خوشحال ہوں دوست و دشمن پامال

جب تک چین عالمِ اجماد رہے
سبز زینِ اصفِ حجابہ کے لال

ولما

اسے شاہ مبارک ہون تمہیں نظر
اسے شاہ مبارک ہون تمہیں نظر جب

دن رات منور ہے قصر شاہی
دن رات چلتے رہیں تیس و قمر

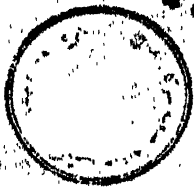
NOT TO BE

وکی

پولیس چارجین شہزادہ والایارباب
وہلا ہمین ان بیارو کجا سہر ایارباب



کراکاسا پورے ان مردانم
کراکاسا پورے سا پورباب



۱۴۴۱۸	واظہ منبر